Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۳۰ شوال ۱۳۹۹ھ ۲۳ تبوک ۱۳۵۸ہش ۲۳ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۱۵

اِسلام ہرگز بزورِ شمشیر نہیں پھیلا۔ جبر کا الزام لگانے والے اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں

خدا تعالیٰ کی تائیدات اور اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ (البقرہ: ۲۵۷)

ترجمہ:- دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں۔ (کیونکہ) ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ ..... (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم (یعنی مثیلِ مسیح) نازل ہوں گے، صحیح فیصلہ کرنے والے اور عدل سے کام لینے والے ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے، لڑائی کو ختم کریں گے۔ یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"مسیح موعود دنیا میں آیا ہے تاکہ دین کے نام سے تلوار اُٹھانے کے خیال کو دُور کرے اور اپنی حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اُس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اُس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزورِ شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں ہیں۔ اگر کسی کو شک ہے تو وہ میرے پاس رہ کر دیکھ لے کہ اسلام اپنی زندگی کا ثبوت براہین و نشانات سے دیتا ہے۔ .....

انگلستان اور فرانس اور دیگر ممالکِ یورپ میں یہ الزام بڑی سختی سے اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ وہ جبر کے ساتھ پھیلایا گیا ہے مگر افسوس اور سخت افسوس ہے کہ وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی تعلیم دیتا ہے اور اُنہیں نہیں معلوم کہ کیا وہ مذہب جو فتح پا کر بھی گرجے نہ گرانے کا حکم دیتا ہے کیا وہ جبر کر سکتا ہے؟"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۶-۱۷۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

جرمنی سے برادرم نعیم الدین احمد صاحب نے اطلاع بھجوائی ہے کہ عزیزم افتخار احمد تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے نہایت عجز و انکسار سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں مولا کریم عزیزم موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(کریم الدین احمد زعیم خدام الاحمدیہ دارالصدر ابن چوہدری صلاح الدین احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

میرے والد محترم چوہدری غلام احمد صاحب کاہلوں آف احمد نگر فارم تھرپارکر سندھ بوجہ انتڑیوں کی سوزش اور وہاں سے خون جاری ہونے کے شدید بیمار ہیں اور انکو امریکن ہسپتال حیدر آباد میں داخل کر دیا گیا ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دلی درد دل سے دعا فرمائیں۔

(جاوید مبارک احمد۔ لطیف آباد۔ حیدر آباد)

جماعت احمدیہ لالیاں کے سیکرٹری مال مکرم غلام محمد صاحب کے چھوٹے بچے عزیزم عطاء الرؤف کو مسلسل بخار کی وجہ سے بہت کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے اور اسے اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

محمد ابراہیم تبسم
زعیم حلقہ دارالیمین وسطی ربوہ

الاخبار والآراء

- ایک مطمئن اور دوسرا مجسم حسرتوں کا مزار
- اسلام کے نام پر استحصال کی انتہائی مذموم روش
- اسلام کی قوت کو تباہ کرنے اور لادینیت کو فروغ دینے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اور ہم

پروفیسر وارث میر ایک سال لندن میں قیام کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس آئے ہیں۔ پہلے "نوائے وقت" میں ان کا لندن سے مراسلہ "مکتوب لندن" شائع ہوتا رہا۔ اب حال ہی میں انہوں نے ایک مضمون بعنوان "وطن پہنچ کر" لکھنا شروع کیا ہے۔ مکتوبات لندن کی طرح ان کا یہ مضمون بھی بہت معلومات افزا اور فکر انگیز ہے۔ آج ہم ذیل میں اس مضمون کے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ ان اقتباسات میں خبریں بھی ہیں اور آراء بھی۔

اپنے اس فکر انگیز مضمون میں پروفیسر وارث میر برطانیہ کے طلباء اور اساتذہ کا پاکستانی طلباء و اساتذہ سے اور وہاں کے تعلیمی ماحول سے موازنہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"جس ملک میں ہم نے ایک سال تک قیام کیا وہاں لوگ کرسیوں کے پیچھے نہیں بھاگتے۔ کرسی خود جوہر قابل کا پیچھا کرتی ہے۔ بڑی بڑی ڈگریوں کی کوئی خاص وقعت نہیں۔ تجربہ اور قابلیت کو خود بخود احترام کی جگہ مل جاتی ہے۔ ہر شخص اپنے کام میں مصروف ہے اور دوسرے کے خلاف سازش کرنے کی بجائے اپنی صلاحیتوں کو منوانے کا جذبہ غالب نظر آتا ہے۔ لندن کی ایک بہت بڑی یونیورسٹی کے ایک بہت بڑے تعلیمی ادارے (جو کم از کم بارہ مضامین کے تدریسی و تحقیقی شعبوں کا انتظام کرتا ہے) کے سربراہ سے ملنے کا اتفاق ہوا جو صرف بی ایس سی انجینئرنگ ہیں لیکن ان کی انتظامی قابلیت اور تجربہ نے انہیں موجودہ عہدہ تک پہنچا دیا ہے۔ وہ مطمئن و شاد کام اور جوڑ توڑ اور دھڑے بندی کی ضرورت و احتیاج سے آزاد ہیں اور مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے کسی نمائشی ڈگری کے حصول میں سرگرداں نہیں .... برطانیہ کا استاد بھی مالی لحاظ سے پاکستانی استاد سے آگے نہیں ہے۔ لیکن پیشۂ تدریس انتخاب کرنے والے انگریز کی زندگی مجسم احتجاج یا حسرتوں کا مزار نہیں ہے کارخانے کے مزدور اور یونیورسٹی میں پڑھانے والے کی آمدنی اور معیار زندگی میں کوئی خاص تفاوت نہیں ہے لیکن استادوں کے ساتھ طالب علم بھی سر جھکائے سارا دن لائبریریوں میں بیٹھے نظر آئیں گے۔ برطانوی طالب علم کی "سیاسی بے بسی" بھی دیدنی ہے۔ پاکستانی طلباء کی طرح برطانوی طلباء حکومتوں کو مستحکم کرنے یا حکومتوں کا تختہ الٹنے کی قوت سے محروم ہیں۔ یہ قوت لیبر یونینوں کے پاس ہے۔ انگریز طالب علم یہ سنکر پریشان ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں کوئی حکمران طالب علموں سے دوستی گانٹھے بغیر نہیں چل سکتا۔ کوئی سیاستدان ان کے تعاون کے بغیر حکمرانوں کے خلاف سیاسی تحریک کو کامیابی کی منزل تک نہیں پہنچا سکتا۔ ہم نے پاکستان میں برطانوی اساتذہ اور طلباء کی باتوں کی بہت اعلیٰ خیالی مسیں رکھی تھیں۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ استادوں اور شاگردوں کے درمیان آزادانہ میل جول (یا جمہوری تولی) اور بے تکلفی کا جو ماحول پاکستانی درسگاہوں میں نظر آتا ہے۔ برطانوی طلباء اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایسے طلباء بھی بہت کم ہیں جو بامقصد کسی اعلیٰ ڈگری کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیں۔ ایسے اساتذہ بھی خال خال ہی ہیں جو مزاجاً پیشۂ تدریس کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ اور پھر بھی اس پیشے سے زبردستی چمٹے ہوئے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور جمعہ ایڈیشن ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء)

ایک طرف برطانوی طلباء و اساتذہ اور دوسری طرف پاکستانی طلباء و اساتذہ میں یہ موازنہ ظاہر کر رہا ہے کہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے یا پھر اس فرق کو بعد المشرقین سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ ہمارے طلباء اور اساتذہ برطانوی طلباء اور اساتذہ کی طرح اپنے اندر حصول علم اور تحقیق کی وہی لگن پیدا کریں جو ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ لیکن ایک ہم ہی نہیں تمام مشرقی اقوام نے مغربی اقوام کی خوبیوں سے منہ موڑ کر ان میں پائی جانے والی لغویات اور خرافات کو اندھا دھند اپنانے کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ حالانکہ تحصیل علم اور تحقیق و دریافت کی یہ لگن کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ کی رو سے ہماری اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ مغرب نے یہ ہم ہی سے سیکھی اور اختیار کی ہے۔ ہم اسے گنوا کر تحت الثریٰ میں جا اترے۔ اور اغیار اسے اپنا کر چاند پر جا پہنچے۔ اور اب ثریا پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے طلباء اور اساتذہ کی آنکھیں کھولے۔ تا انہیں احساس ہو کہ وہ خود اور قوم کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔

مذہب کے نام پر دھوکہ

پروفیسر وارث میر اپنے مذکورہ بالا مضمون میں سیاسی اور مذہبی سطح پر برطانوی عوام اور پاکستانی عوام کے جذبات و احساسات اور عادات و اطوار کے فرق کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"استحصال کے خلاف ہمارے ہاں بہت نعرے لگتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑا استحصالی طبقہ بھی یہی نعرے لگانے والے لوگ ہیں۔ کبھی استحصال اسلام کے نام پر کر لیا۔ اور کبھی سوشلزم کے نام پر۔ یہ درست ہے کہ برطانیہ میں مذہب کو سیاست سے الگ کر لیا گیا ہے اور اس طرز فکر نے پارلیمانی جمہوریت کے زور پر بعض ایسے قوانین بھی منظور کرا لئے ہیں۔ جو حیوانی جذبات کی تسکین کے غیر فطری طریقوں کو تحفظ مہیا کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی آپ کو یہ اعتراف بھی کرنا پڑے گا کہ اس معاشرہ میں مذہب کا احترام ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا۔ اس معاشرے میں ہزار برائیوں اور بے حیائیوں کے باوجود مذہب اور مذہبی تعلیمات کا احترام کرنے والے گھرانوں کی آج بھی کمی نہیں۔ البتہ سیاست میں مذہب کے نام پر عوام کو دھوکا دینے یا سوشلزم کے نام پر ان کے جذبات کو بھڑکانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی برطانوی معاشرہ اقتصادی طور پر اب ایک نیم سوشلسٹ معاشرہ ہے۔ لیکن عوام سیاست میں ووٹ فقط "سوشلزم" کو نہیں دیتے۔ اس سیاست دان کو دیتے ہیں جو بنیادی اور حقیقی انسانی مسائل کا شعور رکھتا ہے۔ اور اس کے پاس ان مسائل کو حل کرنے کا ٹھوس پروگرام موجود ہے۔"

(نوائے وقت ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء)

سیاست میں تو فی زمانہ بالعموم دھوکہ اور فریب چلتا ہی ہے۔ گو یہ بھی سراسر معیوب اور اسلام کی رو سے از حد قابل اعتراض اس لئے کہ اسلام کی رو سے کسی شعبۂ زندگی میں کسی بھی لحاظ سے دھوکہ اور فریب کی قطعی" کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جس طرح انفرادی اور اجتماعی زندگی کے دیگر معمولات کا دھوکا اور فریب سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح سیاست کا بھی صاف ستھرا ہونا اور دھوکا اور فریب سے یکسر مبرا ہونا از بس ضروری ہے۔ لیکن اگر خود مذہب اور بالخصوص اسلام کے نام پر سیاست میں دھوکا اور فریب سے کام لیا جانے۔ اور اسے ہی استحصال کا ذریعہ بنا لیا جائے تو پھر اس سے زیادہ معیوب اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ اگر مذہبی لوگ بھی سیاست میں دخل اندازی کر کے اسلام کے نام پر عوام کا استحصال کرنے لگیں۔ تو پھر لوگوں کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں رہتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاً لوگ مذہبی لوگوں سے اور پھر مذہب ہی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ کچھ ایسی ہی صورت حال سے گھبرا کر ڈاکٹر اقبال مرحوم نے کہا تھا ؎

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

(بال جبریل)

"کفر سازی کی فیکٹریاں"

پروفیسر وارث میر صاحب لندن کے احوال و کوائف پر مشتمل "مکتوب لندن" کے نام سے جو مضامین "نوائے وقت" کو وہاں سے ارسال کرتے رہے۔ اخبار مذکور میں ان کے مطالعہ کے بعد بعض قارئین نے اپنے تاثرات پر مشتمل انہیں بعض خطوط لکھے۔ انہوں نے اپنے مذکورہ بالا مضمون میں ان میں سے

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک تابناک پہلو

(مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا)

(۲)

اللہ تعالیٰ جب کسی بات کے متعلق قطعی فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ بات ضرور وقوع میں آجاتی ہے خواہ ابتداء میں حالات کتنے ہی مخالف کیوں نہ ہوں ایسے حالات اِس لئے پیدا کئے جاتے ہیں تا سمجھ سے کام لینے والے لوگوں کو یہ بات نظر آجائے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر کامل تصرف رکھتا ہے۔ وہ قانونِ قدرت کا پیدا کرنے والا ہے۔ قانونِ قدرت اس پر حاوی نہیں بلکہ وہ قانونِ قدرت پر حاوی ہے اور وہ جب چاہتا ہے اپنے قانونِ قدرت سے اِس رنگ میں کام لے لیتا ہے کہ جو بات اُس نے پہلے بتائی تھی وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ چنانچہ مصلح موعود کی پیشگوئی میں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ صفت بڑے واضح رنگ میں کام کرتی نظر آتی ہے۔ وہ اس طرح کہ اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضور کے گھر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی اس پر مخالفین نے شورِ قیامت برپا کر دیا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ حضور نے جواب دیا کہ اِس پیشگوئی کے لئے نو سال کی مدت مقرر کی گئی تھی اور پھر کسی معمولی لڑکے کی خبر نہیں دی گئی بلکہ ایک غیر معمولی انسان کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

پیشگوئی کی اشاعت کے بعد پہلے لڑکی کے پیدا ہونے میں یہ اشارہ تھا کہ انسان اپنے ذاتی علم یا قیاس کی بناء پر مستقبل کے بارہ میں کوئی قطعی بات نہیں کہہ سکتا بے شک عام قانونِ قدرت کی رُو سے زیادہ امکان اسی امر کا ہوتا ہے کہ شادی کے بعد اولاد ہوگی لیکن کوئی شخص قطعی اور حتمی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص کے گھر ضرور اولاد ہوگی کیونکہ ہر زمانہ میں اور ہر جگہ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اولاد کی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ پھر کوئی شخص قطعی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ اگر اولاد ہو گئی تو ضرور لڑکے ہی ہوں گے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ محض لڑکیاں ہی پیدا ہوں بعض گھروں میں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور بعض گھروں میں صرف لڑکے ہی۔ اور کوئی شخص بھی قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس کے گھر یا کسی اَور کے گھر لڑکا ضرور پیدا ہوگا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو پہلے سے ایسی خبر دے دے۔

اب ذرا آگے چلئے کچھ عرصے کے بعد وہ لڑکی فوت ہو جاتی ہے اور ایک مدت کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک لڑکا عطا فرماتا ہے جس کا نام بشیر رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے الہام کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بیٹے کی اعلیٰ درجے کی صفات کی خبر دیتا ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہی وہ عمر پانے والا موعود لڑکا ہو جس کی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں خبر دی گئی تھی۔ لیکن بعض دوسری الہامی عبارتوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی خیال تھا کہ ہو سکتا ہے یہ بچہ جلد فوت ہو جائے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد یہ بچہ بھی فوت ہو جاتا ہے اور مخالفین پھر ایک دفعہ اپنے شور و غل سے قیامت کا سماں پیدا کر دیتے ہیں اور یہ مخلصین بھی گھبرا جاتے ہیں کہ الٰہی یہ کیا بات ہے۔ اِس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہارات کے ذریعے لوگوں پر یہ بات واضح کرتے ہیں کہ گو میرا خیال یہی تھا کہ یہی لڑکا عمر پانے والا ہوگا لیکن میں نے کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ الہام الٰہی نے مجھے یہ بتایا ہے کہ یہی وہ عمر پانے والا موعود لڑکا ہے۔ اس کے علاوہ مصلح موعود کے لئے نو سال کی جو مدت مقرر کی گئی تھی وہ بھی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پیشگوئی اپنی میعاد کے اندر ضرور پوری ہوگی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر یہ پیشگوئی نہیں ٹل سکتی۔ درحقیقت بشیر اوّل کی موت سے بھی اِس طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ گو عام قانونِ قدرت کی رو سے یہ بالکل ممکن ہے کہ لڑکا پیدا ہو لیکن یہ بھی بالکل ممکن ہے کہ وہ عمر پانے والا نہ ہو بلکہ چھوٹی عمر میں مر جائے۔ اگر انسان محض اٹکل پچو سے یا علمِ نجوم کی بناء پر یہ پیشگوئی کر دے کہ کسی کے ہاں عمر پانے والا لڑکا ہوگا تو اس کے گھر محض بیٹا ہونے سے یہ بات ثابت نہیں ہو سکتی کہ یہی عمر پانے والا لڑکا ہے پس قطعی طور پر کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے ہاں اولاد ہوگی اور اولاد میں سے ایک خاص شان کا لڑکا ہوگا۔ وہ اتنی مدت کے اندر پیدا ہوگا۔ وہ عمر پانے والا ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی حضور کو پسرِ موعود کی خبر نہ دی ہوتی تو ان دو واقعات کے نتیجہ میں جو کہ بظاہر پیشگوئی کے مخالف تھے حضور یقیناً مایوس ہو جاتے اور حضور کو خدشہ پیدا ہو جاتا کہ کہیں بعد میں پیدا ہونے والے بچے بھی بچپن میں فوت نہ ہو جائیں جیسا کہ دُنیا میں کثرت سے ایسی نظائر پائی جاتی ہیں۔

لیکن چونکہ یہ خبر اللہ تعالیٰ نے دی تھی اِس لئے حضور نے بار بار اشتہارات کے ذریعے یہ خبر دی کہ وہ عمر پانے والا اور غیر معمولی شان رکھنے والا بچہ ضرور اپنی میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں صفتِ ممیت کو ظاہر کر کے یہ بتایا کہ وہ جسے چاہے زندگی دیتا ہے اور جسے چاہے بچپن میں وفات دے دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے بشیر اوّل کو وفات دے کر اپنی صفتِ ممیت کا اظہار کیا اور پھر تھوڑے ہی عرصے بعد پسرِ موعود کو پیدا کر کے اور پھر اسے لمبی اور نہایت شاندار زندگی دے کر اپنا محی اور قادر ہونا ثابت کیا۔ عام قانونِ قدرت کے مطابق یہ ممکن تھا کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والا بچہ بھی چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتا لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نے حضور کو عمر دے کر اور پیشگوئی میں بیان کی گئی ساری علامتوں کو حضور کی ذات میں بڑی شان سے پورا کر کے یہ ثابت کیا کہ وہ زندہ رکھنے پر پورا پورا قادر ہے لیکن یہاں پھر ایک اَور سوال پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ کہ ہو سکتا ہے کہ جسے پسرِ موعود سمجھا گیا ہے وہ لمبی عمر بھی پالے لیکن اس میں وہ صلاحیتیں نہ ہوں جن کا پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا۔ کیا ہم ہمیشہ یہ نظارہ نہیں دیکھتے کہ بعض دفعہ بڑے بڑے قابل لوگوں کی اولاد یا اولاد میں سے کوئی ایک وجود جسمانی عقلی اور روحانی لحاظ سے ناقص قویٰ لے کر آتا ہے اور بعض دفعہ ایک معمولی انسان کے گھر ایک اعلیٰ درجے کی صلاحیتوں والا انسان جنم لیتا ہے۔ کوئی شخص بھی قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ ضرور اعلیٰ درجہ کی صلاحیتوں کا مالک ہوگا۔ صلاحیتوں کا پایا جانا ایک اَور چیز ہے لیکن قبل از وقت یہ بتا دینا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اتنی مدت کے اندر پیدا ہوگا۔ لمبی عمر پانے والا ہوگا اور بڑی صلاحیتوں کا مالک ہوگا یہ بالکل اَور بات ہے۔

لیکن ذرا ٹھہریئے کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بچہ بڑا ذہین ہو اور لوگوں کی اس پر نظریں ہوں لیکن زمانہ کے حالات اس کی ساری صلاحیتوں کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیں۔ اس کی صلاحیتوں کی کلی کھلنے سے قبل ہی مُرجھا جائے وہ ننھا پودا سرسبز ہونے سے قبل ہی بادِ تُند کا نشانہ بن کر بے ثمر ہو جائے۔ ایسی مادرِ گیتی نے ہزاروں لاکھوں ایسے بچے دیکھے ہیں جن کی اعلیٰ درجے کی صلاحیتیں گو بچپن ہی میں لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بن گئیں لیکن زمانہ کی آندھیوں نے

ان کی صلاحیتوں کو پنپنے کا موقع نہ دیا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیشگوئی نہ ہوتی تو یہ بالکل ممکن تھا کہ یہ بچہ ناسازگار حالات کا شکار ہو کر دُنیا سے ناکام اُٹھ جاتا اور بظاہر ایسے حالات پیدا بھی ہوئے لیکن ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پیشگوئی کے مطابق اپنا دستِ قدرت نہ دکھاتا تو ہمارا یہ محمودؓ ایک عام انسان کی سی زندگی بسر کر کے اِس دُنیا سے گذر جاتا لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی پیدائش سے پہلے دُنیا کو یہ بتا دیا تھا کہ وہ ایک جماعت کا کامیاب لیڈر ہو گا اِس لئے پیشگوئی کے عین مطابق وہ بادلوں کی گرج میں آگے بڑھا بلکہ یہ کہنا درست ہو گا کہ بادلوں کی گرج میں خدا نے اس کو آگے کیا اور پھر اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اُن پیشگوئیوں کو پورا کرنے والا ثابت ہؤا جو اُس کی پیدائش سے قبل اُس کے متعلق کی گئی تھیں۔

آئیں چشمِ تصوّر میں ایک عجیب واقعہ کا مشاہدہ کریں۔ ۱۳ مارچ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک جاں نثار، دُنیائے علم و عمل کا ایک درخشندہ ستارہ اور دین اسلام کا فدائی حضرت نور الدین اعظم اِس دُنیا سے کُوچ کر جاتا ہے۔ اس وقت جو کچھ ہؤا وہ تاریخ احمدیت کے صفحات میں موجود ہے مَیں صرف ایک واقعہ کو لیتا ہوں۔ لوگ مسجد نور میں نمازِ عصر کے وقت اِس لئے اکٹھے ہو رہے ہیں کہ تا نماز کے بعد نئے خلیفہ کے انتخاب کی کارروائی میں حصّہ لے سکیں۔ نماز سے کچھ عرصہ قبل جماعتِ احمدیہ کی اُس زمانے کی ایک مقتدر شخصیت حضرت محمودؓ کو جو اُس وقت ابھی نوجوان ہی تھے گفتگو کے لئے دعوت دیتی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم یہ کہتے ہیں کہ حالات موجودہ وقت میں خلیفہ کے انتخاب کی اجازت نہیں دیتے بہتر ہے کہ کچھ عرصہ انتظار کر لیا جائے تا کہ جماعت اِس عرصہ میں بحران سے نکل آئے اور صحیح فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکے۔ حضرت محمودؓ جواباً فرماتے ہیں کہ بحران کا علاج ہی تو خلافت ہے۔ جماعت ایک روز بھی خلافت کے بغیر گذارہ نہیں کر سکتی۔ مولوی صاحب مرحوم کہتے ہیں کہ یہ بات آپ اِس لئے کہتے ہیں کہ آپ کو یقین ہے کہ آپ ہی خلیفہ ہوں گے۔ اُس وقت حضرت محمودؓ جواب دیتے ہیں کہ سوال یہ نہیں کہ خلیفہ کون ہو۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ خلیفہ ہونا چاہیئے اور یہ کہ مَیں نے حضرت اُمّ المومنین اور خاندان کے باقی افراد سے مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خلافت کے قیام کی خاطر ہم آپ کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

مَیں جب کبھی اِس واقعہ کو چشمِ تصوّر میں لاتا ہوں تو ایسا محسوس کرتا ہوں کہ گویا آسمان پر اللہ تعالیٰ یہ کہہ رہا ہے کہ اے محمود تُو نے خلافت کے استحکام کی خاطر اپنے مستقبل کو بظاہر اپنے ہاتھ سے چاک چاک کر دیا ہے لیکن اے میرے احمدؑ کے فرزند محمود ہاں اے وہ محمود جس کے متعلق میرے سب سے بڑے محبوب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی خبر دی تھی تو اِس تختِ خلافت کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہے۔ تُو نے بے شک اپنا حق میری رضا کی خاطر اور میرے قائم کردہ سلسلے کی عظمت کے لئے چھوڑ دیا لیکن تجھے علم ہے کہ مَیں تو تیرے پیدا ہونے سے پہلے تیرے متعلق یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ تُو ہی خلیفہ ثانی کی حیثیت میں اِس بارِ خلافت کو اُٹھانے والا ہو گا تُو بے شک خلیفہ بننے سے انکار کر دے لیکن دیکھ مَیں نے لوگوں کے دلوں کو تیری طرف مائل کر دیا ہے۔

چنانچہ وہی ہؤا جس کا خدا نے پہلے وعدہ کیا تھا اور پھر آپ نے اپنی نصف صدی سے زیادہ کی خلافت میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ صرف اپنے ہی نہیں بلکہ اغیار بھی حضور کی غیر معمولی صلاحیتوں کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ پس مصلح موعود کی پیشگوئی صرف ایک ہی نشان نہیں بلکہ درحقیقت یہ ہزاروں نشانوں کا مجموعہ ہے۔ قصّہ مختصر یہ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی اور پیشگوئی کے بعد کے حالات اور مصلح موعود کی پیدائش اور اس کے بعد آپ کی وفات تک کے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ پیشگوئی میں مصلح موعود کے بارے میں جو امور بیان کئے گئے تھے وہ آپ کی ذات میں سو فیصد پورے نکلے۔ ان واقعات کو جو حضرت محمودؓ کی پیدائش سے قبل اور پیدائش کے بعد ظاہر ہوئے محض اتفاقات کا نام نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اتفاقات میں کوئی خاص سکیم یا PLANNING کام کرتی ہوئی نظر نہیں آتیں اور وہ واقعات ایک لڑی میں پروئے ہوئے نہیں ہوتے۔ پھر اتفاقات کے متعلق پہلے سے کسی کو علم نہیں ہوتا۔ اتفاقات کہتے ہی اُن امور کو ہیں جن کا پہلے سے خیال تک نہیں ہوتا۔ لیکن جن باتوں کا پہلے سے علم دیا گیا ہو اور وہ باتیں ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہوں اور ان میں سے ہر واقعہ کا ایک دوسرے سے تعلق ہو اور پھر ایسے وقت میں بتائی گئی ہوں کہ اُن واقعات کا پورا ہونا بظاہر ممکن نظر نہ آتا ہو لیکن بالآخر وہ واقعات اور باتیں مخالف حالات میں پوری ہو جائیں تو ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اتفاقیہ طور پر وقوع پذیر ہو گئی ہیں۔ اور جیسا کہ اوپر مثالوں سے واضح کیا جا چکا ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کی اشاعت کے بعد شروع میں بعض ایسے واقعات بھی رُونما ہوئے جو بظاہر پیشگوئی میں بیان کردہ امور کے مخالف تھے لیکن بالآخر اِن تمام امور کا پورا ہو جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ اِن واقعات کی خبر دینے والی ذات وہ ہستی ہے جس کا عالم کے ذرّہ ذرّہ پر اقتدار ہے۔

تصحیح

مندرجہ بالا مضمون کی اِس قسط پر سہواً مضمون کا عنوان "پیشگوئی مصلح موعود کا ایک تابناک پہلو" درج ہو گیا ہے مضمون کا صحیح عنوان "پیشگوئی مصلح موعود کے بعض تابناک پہلو" ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دِیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
(مسیح موعودؑ)

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ابھی صرف چند سو سعید روحیں آکر ملی تھیں جنہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے اُس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ پیشگوئی فرمائی:-

"وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہوتا ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔" (فتح اسلام)

اور دُنیا نے دیکھ لیا کہ خدا تعالیٰ کی بات کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ کیا یورپ کے تمام ممالک اور کیا امریکہ۔ پھر ایشیا اور افریقہ کے دُور افتادہ ممالک اور جزائر میں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں سعید روحیں جوق درجوق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہیں۔ لیکن مکمل غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے ابھی ہمیں بہت قربانیاں دینا پڑیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک

"صد سالہ احمدیّہ جوبلی فنڈ"

کو مضبوط بنائیے تا کہ کام میں اور وسعت پیدا ہو سکے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیّہ جوبلی فنڈ)

صحیح تاریخ ایک عمدہ معلّم ہے ۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۵ سال پہلے: ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء

ویمبلے کانفرنس میں حضرت مصلح موعودؓ کے تاریخی مضمون کی شاندار کامیابی

یورپ میں اسلام کی روحانی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی

یورپ کی تاریخ میں آج سے ۵۵ سال قبل ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کا دن ایک عظیم تاریخی اہمیت کا حامل دن سمجھا جائے گا۔ اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب مبعوث ہونے والے آنحضورؐ ہی کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولو العزم فرزند حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مضمون ویمبلے کانفرنس میں پڑھا گیا

اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو اپنے اپنے مذہب پر تقریر کرنے کی دعوت دی گئی تھی ۔ یہ کانفرنس لندن کے سکول آف اورینٹیل سٹڈیز کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ اور ۱۹۲۴ء کی ویمبلے نمائش کے سلسلے میں اضافی طور پر اس کانفرنس کا بھی اہتمام ہوا۔ حضور رضی اللہ عنہ کو کانفرنس کے منتظمین نے اسلام کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دی ۔ اس پر حضورؓ نے انگلستان کا پہلا تبلیغی دورہ فرمایا ۔

ویمبلے کانفرنس میں ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو حضورؓ کا مضمون شام پانچ بجے پڑھا گیا۔ انگلستان کے لوگ زیادہ دیر تک بیٹھنے کے عادی نہیں ہیں ۔ اور اگرچہ جس وقت حضورؓ کا مضمون شروع ہوا لوگ پہلے ہی سے اسلام کے بارے میں ڈیڑھ گھنٹے سے مضامین سن رہے تھے ۔ مگر جونہی حضورؓ کا مضمون شروع ہوا تو دیکھتے ہی دیکھتے سارا ہال سامعین سے بھر گیا۔ کسی اور لیکچر کے وقت حاضرین کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہوئی ۔

اجلاس کا آغاز :۔ تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۴۲۱ میں درج ہے کہ اجلاس کے صدر سر تھیوڈور ماریسن نے حضورؓ کا سامعین سے تعارف کروانے کے بعد نہایت ادب و احترام کے ساتھ آپؓ سے درخواست کی کہ حاضرین کو اپنے کلمات سے محظوظ فرمائیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جو کہ اپنے رفقاء کے ہمراہ سٹیج پر ہی تشریف فرما تھے۔ کھڑے ہوئے اور انگریزی میں فرمایا کہ :۔

"مسٹر پریذیڈنٹ بہنو اور بھائیو! میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس کانفرنس کے بانیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ لوگ اس طریق پر مذہب کے سوال پر غور کریں ۔ اور مختلف مذاہب سے متعلق تقریریں سن کر یہ دیکھیں کہ کس مذہب کو قبول کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد میں اپنے مرید چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء سے کہتا ہوں کہ میرا مضمون سنائیں۔ میں ایسے طور پر اپنی زبان میں بھی پرچہ پڑھنے کا عادی نہیں ہوں۔ کیونکہ میں ہمیشہ زبانی تقریریں کرتا ہوں اور چھ چھ گھنٹے تک بولتا ہوں ۔ مذہب کا معاملہ اس دنیا تک ختم نہیں ہو جاتا ، بلکہ وہ مرنے کے بعد دوسرے جہان تک چلتا ہے۔ اور انسان کی دائمی راحت مذہب سے وابستہ ہے۔ اس لئے آپ اس پر غور کریں اور سوچیں اور مجھے امید ہے کہ آپ توجہ سے سنیں گے۔"

اس کے بعد حضور رضی اللہ عنہ نے مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے کان میں کہا کہ "گھبرانا نہیں ۔ میں دعا کروں گا ۔"

چنانچہ محترم چوہدری صاحب کھڑے ہوئے اور ایک گھنٹہ میں نہایت بلند اور نہایت موثر اور نہایت پر شوکت لہجہ میں یہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ چوہدری صاحب موصوف ایک دن قبل حلق کی خراش کی وجہ سے بیمار تھے ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے روح القدس سے ان کی تائید فرمائی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تاریخی مضمون اور مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی زبان (جیسے حضورؓ نے ایک مجمع میں میری زبان کہا تھا (تاریخ احمدیت جلد پنجم ص۴۲۳) حاضرین پر گویا وجد طاری ہو گیا ۔ تقریر کے اختتام پر جو کہ ایک گھنٹہ جاری رہی ۔ لوگوں نے اس گرمجوشی سے تالیاں بجائیں کہ پریذیڈنٹ سر تھیوڈور ماریسن کو اپنے ریمارکس کے لئے چند منٹ تک انتظار کرنا پڑا ۔

پریذیڈنٹ نے حضور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں آپ کو لیکچر کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں ۔ آپ کا مضمون بہترین مضمون تھا ۔ جو آج پڑھے گئے۔ کیا آپ کا بھی یہی خیال نہیں ہے۔ کہ یہ کامیابی جو آج آپ کو حاصل ہوئی ہے آپ کو یہاں لانے کا موجب ہوئی ہے۔ یہ مضمون گویا لندن کی عیسائیت کے ساکن سمندر میں ایک بھاری پتھر بن کر گرا۔ جس سے مذاہب کی دنیا میں ایک طوفان آگیا۔ چنانچہ ایک عیسائی مذہبی رہنما فری چرچ کے سربراہ ڈاکٹر والٹر والش نے جو خود بھی ایک فصیح البیان مقرر تھے کہا :

نئے دور کا آغاز :۔ "میں نہایت خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہ لیکچر سننے کا موقع ملا۔ تالونا کے ایک پروفیسر نے بیان کیا کہ جب وہ مضمون سن رہا تھا تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ دن گویا ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا ہے ۔ پھر کہا اگر آپ لوگ کسی اور طریق سے ہزاروں ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے تو اتنی زبردست کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

مسٹر لیسن نے جو کہ انڈیا آفس میں ایک بڑے عہدہ دار تھے یہ تسلیم کیا کہ خلیفۃ المسیح کا مضمون سب سے اعلیٰ اور بہترین مضمون تھا ۔ برطانوی پریس نے بھی اس لیکچر کی نمایاں خبریں شائع کیں۔ چنانچہ ایک باثر اخبار مانچسٹر گارڈین نے ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں لکھا۔

"اس کانفرنس میں ہلچل ڈالنے والا واقعہ جو اس وقت ظاہر ہوا۔ وہ آج سہ پہر کو اسلام کے ایک نئے فرقے کا ذکر تھا۔ نئے فرقے کا لفظ ہم نے آسانی کیلئے اختیار کیا ہے ورنہ یہ لوگ اس کو درست نہیں سمجھتے۔ اس فرقہ کی بنا ان کے قول کے بموجب آج سے چونتیس سال پہلے اس مسیح نے ڈالی جس کی پیشگوئی بائبل اور دوسری کتابوں میں ہے۔ اس سلسلہ کا یہ دعویٰ ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے صریح الہام کے تحت اس سلسلہ کی بنیاد اس لئے رکھی ہے کہ وہ نوع انسان کو اسلام کے ذریعے خدا تعالیٰ تک پہنچائے ہندوستان کے ایک باشندے نے جو سفید دستار باندھے ہوئے ہے اور جس کا چہرہ نورانی اور خوش کن ہے اور سیاہ داڑھی لٹکتا ہے اور جس کا لقب ہز ہولی نس خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد یا اختصاراً خلیفۃ المسیح ہے۔ مندرجہ بالا تحریک اپنے مضمون میں پیش کی جس کا عنوان ہے "اسلام میں احمدیہ تحریک" ..... آپ کے ایک اور شاگرد نے جو کہ سرخ رومی ٹوپی پہنے ہوئے تھا آپ کا مضمون کمال خوبی کے ساتھ پڑھا ..... آپ نے اپنے مضمون کو جس میں زیادہ تر اسلام کی حمایت اور تائید تھی ۔ ایک پر جوش اپیل کے ساتھ ختم کیا ۔ جس میں انہوں نے حاضرین کو اس نئے مسیح اور اس نئی تعلیم کے قبول کرنے کے لئے مدعو کیا۔ اس بات کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے ۔ کہ اس پرچہ کے بعد جس قدر تحسین و خوشنودی کا اظہار چیئرز کے ذریعے کیا گیا۔ اس سے پہلے کسی مضمون پر ایسا نہیں کیا گیا تھا ۔"

(الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۲۴ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۴۲۳ - ۴۲۴)

(مرتبہ :۔ یوسف سہیل شوق ربوہ)

پروگرام اجتماع سالانہ ناصرات الاحمدیہ ۱۹۷۹ء

(۱۹ - ۲۰ - ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

اجتماع کی کارروائی ناصرات کے پروگرام سے شروع ہوگی۔

پہلا اجلاس

۷-۰۰ تا ۷-۰۵ تلاوت قرآن کریم۔

۷-۰۵ تا ۷-۱۵ افتتاحی تقریر و دعا حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

۷-۱۵ تا ۷-۲۰ عہدنامہ و نظم۔

۷-۲۰ تا ۹-۳۰ تقریری مقابلہ معیار اوّل عمر ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲ سال
عنوانات:- فضائل درود شریف، رسومات کی زنجیر، اطاعتِ امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات۔
(وقت فی تقریر - ۴ منٹ)

۹-۳۰ تا ۱۱-۳۰ تقریری مقابلہ معیار دوم عمر (۱۱، ۱۰، ۹، ۸ سال)
عنوانات:- پڑوسی کے حقوق، اجلاس کی اہمیت، اتفاق کی برکت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
(وقت فی تقریر - ۳ منٹ)
ترانہ نظم وغیرہ پر اجلاس ختم ہوگا۔

جمعہ سہ پہر دوسرا اجلاس (شامیانہ میں)

۳-۳۰ تا ۴-۳۰ مقابلہ حسن قرأت۔ معیار اوّل۔ سورۃ العصر یا سُورَۃُ النَّصر صرف قرأت سے پڑھنے والی بچیاں آئیں۔

۴-۳۰ تا ۵-۳۰ مقابلہ حسن قرأت۔ معیار دوم۔ سُورَۃُ الکَوثَر۔

۵-۳۰ تا ۶-۰۰ پرچہ ذہانت تحریری معیار اوّل۔ پرچہ پر جوابات لکھنے ہونگے۔ پرچہ ذہانت تحریری معیار دوم۔ جواب ہاں یا نہ میں لکھنا ہے دونوں معیاروں کے مقابلے بیک وقت ہوں گے

ہفتہ ۲۰؍ اکتوبر صبح (شامیانہ میں)

۷-۳۰ تا ۸-۳۰ مقابلہ حفظ قرآن معیار اوّل۔ سُورَۃُ البَقَرَۃ کی آخری دو آیات۔ (آمَنَ الرَّسُولُ سے آخر تک یا سورہ نبأ کی ابتدائی بارہ آیات بسم اللہ سمیت۔

۸-۳۰ تا ۹-۳۰ مقابلہ حفظِ قرآن۔ معیار دوم۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی چھ آیات اَلْمُفْلِحُوْنَ تک یا سورہ اعلیٰ کی بسم اللہ سمیت ۷ آیات فَلَا تَنْسٰی تک

۱۰-۱۰ تا ۱۰-۴۰ مقابلہ مشاہدہ۔ معیار اوّل اور مشاہدہ معیار دوم دونوں کے مقابلے بیک وقت ہونگے

ہفتہ سہ پہر (شامیانہ میں)

۳-۳۰ تا ۴-۱۵ مقابلہ اشعار خوانی۔ اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے (درثمین) یا۔ نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے (کلام محمود) کے پہلے دس اشعار ایک مصرعہ پوچھا جائے گا دوسرا بتا کر شعر مکمل کرنا ہوگا۔

۴-۱۵ تا ۵-۰۰ مقابلہ اشعار خوانی معیار دوم۔ خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار (درثمین) یا۔ ترانہ اطفال (کلام محمود کے آخری چار اشعار) طریقہ وہی ہوگا جو معیار اوّل کا ہے

۵-۰۰ تا ۵-۳۰ مقابلہ پیغام رسانی (معیار دوم)

۵-۳۰ تا ۶-۰۰ عام دینی معلومات۔ معیار دوم۔ نماز، آداب مجلس، آداب مسجد اور کھانا کھانے کے آداب سے متعلق سوالات ہونگے۔

اتوار صبح ۲۱؍ اکتوبر (شامیانہ میں)

۷-۰۰ تا ۷-۳۰ مقابلہ عام دینی معلومات (معیار اوّل) کامیابی کی راہیں حصہ دوم جماعت احمدیہ کی خصوصیات۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہجری شمسی اور ہجری قمری کیلنڈر کے متعلق سوالات ہونگے۔

۷-۳۰ تا ۸-۰۰ فی البدیہہ تقریری مقابلہ (معیار اوّل) وقت فی تقریر ۲ منٹ عنوان عام اور آسان ہونگے۔ جو اسی وقت بتائے جائیں گے

نوٹ: تقریری مقابلے جمعہ کے روز دونوں معیاروں کے سٹیج پر ہوں گے۔ باقی مقابلے شامیانہ میں ہونگے۔ جو مقامِ اجتماع کے پاس ہوگا۔

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں شمولیت کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میری یہ خواہش ہے کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کا کوئی نمائندہ اس اجتماع میں شامل نہ ہو۔ اس لئے میں امرائے اضلاع کو اور مربی صاحبان کو اور انکے جو ماتحت لوگوں کی نگرانی کرنے والے ہیں یہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہیں۔ اس بات کے کہ ہر جماعت سے انصار اللہ کے اجتماع میں نمائندہ شامل ہو۔ خواہ ایک ہی ہو۔ اگر وہ چھوٹی جماعت ہے۔ لیکن آئے ضرور۔ جیسے یہ اجتماع دنیوی میلے نہیں۔ یہ اجتماع ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت کے لئے اس معنی میں کہ بہت سی نیکی کی باتیں شامل ہونے والوں کے کانوں میں پڑتی ہیں۔ اور ذہنوں میں جلا پیدا ہوتا ہے۔ اور اخلاقی لحاظ سے اس معنی میں کہ اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے خدام و انصار کو کہ حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کرو۔"

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی نانی جان محترمہ حکومت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم آف لنگروعہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پچاسی سال کی عمر میں ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پاگئیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا جنازہ اسی دن ان کے فرزندان مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب اور چوہدری عبدالحکیم صاحب ربوہ لائے۔ جہاں اسی دن بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب ناظم تشخیص جائیداد بہشتی مقبرہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ چوہدری عبدالحئی صاحب کاٹھگڑھی مرحوم ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

مرحومہ بہت متقی اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے، ایک بیٹی اور متعدد پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں پڑپوتے پڑپوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالشکور جاوید ابن چوہدری عبدالجلیل خان ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین مجالس۔ مجلس خدام

الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو ہوگا۔

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۱۷

میں MOHAMMAD ABBULLAH WAGISHAUSER SON/OF HANS WAGI SHAUSER پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۷۷ ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۰.۶.۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

V. W. car 800/- D. M

Cach in Bank 800/- D. M

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ D.M ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ Mohammad Abdullah Wagishauser جرمنی۔

گواہ شد۔ محمد اسلم طاہر 6506 A جرمنی

گواہ شد۔ چوہدری ناز احمد فرینکفورٹ جرمنی

مسل نمبر ۲۴۲۱۸

میں Tata Cluata Son of Rafei (The Late) پیشہ Trader عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰.۶.۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان واقع جکارتہ مالیت ۱۵،۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰۰۰ روپے انڈونیشی ماہوار آمد بصورت Trader ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ Tata-cluarta

گواہ شد۔ Abdul Atho Clakarta Indonesia

گواہ شد۔ Suhud Ahali Hadis Il Balir - papan 1/10 Jakarta Indonesia

مسل ۲۴۲۱۹

میں A. M. Kasnawi Son of Dasum عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۶۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴.۶.۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان مالیتی ۲۰،۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشی

ٹی۔ وی ریڈیو " ۱۴۵،۰۰۰ "

زیور طلائی " ۱۴۱،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۷۰۰۰ روپے انڈونیشی ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ Kasnawi

گواہ شد۔ Rsumanri Jaya Jl. Rosamilli 117-14 Cirebon

گواہ شد۔ Sr Herman prayatna witarasari II cia. Kepuaang No I Cirebon

(الاخبار و الآراء بقیہ صفحہ ۲)

دو خط بھی درج کئے ہیں۔ ان شائع شدہ خطوط میں سے ایک خط ہم ذیل میں بلا تبصرہ من وعن ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ کیونکہ خود انہوں نے بھی اس خط پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ البتہ خط کے بعض حصے انہوں نے حذف کرکے وہاں نقطے ڈال دیئے ہیں۔ یہ نقطے انہی کے ڈالے ہوئے ہیں ہم نے از خود اس کی کوئی عبارت حذف نہیں کی۔

لاہور سے میڈیکل کالج کے ایک طالب علم نے "مکتوب لندن" پڑھ کر جناب وارث میر کو جو خط ارسال کیا اس میں اس نے لکھا۔

"آپ نے آخری مکتوب لندن میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے بارے میں اشارے کئے ہیں۔ خدارا ان علماء کو سمجھائیے کہ اسلام کا بیڑہ غرق نہ کریں۔ ان علماء کے طرز عمل کو دیکھ کر اپنی حالت یہ ہو چکی ہے کہ رات کو سوتا ہوں تو یقین نہیں ہوتا کہ صبح کو مسلمان رہوں گا۔ صبح اٹھتا ہوں تو فکرمند رہتا ہوں کہ کہیں شام تک دہریہ نہ ہو جاؤں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دل میں حسرت ہے کہ مسجد میں نماز باجماعت پڑھوں لیکن مسجدوں میں ہونے والی تقریریں سن کر یہ حالت ہوتی ہے کہ ہر عقیدے سے ایمان اٹھنے لگتا ہے۔ قرآن کی تعلیم تو اخوت، محبت، بھائی چارے کی ہے۔ چھوٹی جماعتوں میں پڑھتے تھے کہ مسجد میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں ایک دوسرے کے دکھ درد محسوس کرتے ہیں اور اعانت کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہیں لیکن اب مسجدیں لڑائی جھگڑوں کا میدان اور کفر سازی کی فیکٹریاں بن گئی ہیں۔ ۔ ۔ اپنی لیڈریاں چمکانے کے لئے یہ علماء ملت اسلامیہ کو جس طرح فرقوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ وہ ماضی کی طرح اب بھی تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ اس قسم کے علماء ترویج اسلام کی بجائے اسلام کی قوت کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور نئی نسل میں لادینیت کو فروغ دے رہے ہیں۔ میں خدا اور رسول کے نام پہ درخواست کروں گا کہ ان فرقہ پرست علماء کو راہ راست پر لائیے یا پھر انہیں لندن ایکسپورٹ بھیجدیں۔" (نوائے وقت ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء ماخوذ از مضمون بعنوان "وطن پسینے کر")

دعائے مغفرت

میرے پھوپھا جان اور برادرم بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ کے تایا جان مکرم دوست محمد صاحب آف چارکوٹ کشمیر مورخہ ۱۳.۹.۷۹ بوقت ۴ بجے شام بعمر ۸۷ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ نہ لایا جا سکا۔ اس لئے ان کی تدفین میرا ببر کا میرپور آزاد کشمیر میں ہوئی۔ مرحوم اپنی بیماری کے دوران بھی مسجد میں جا کر نماز ادا کرتے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مجھے جب بھی ان سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ تو کہتے کہ بیٹا مجھے معاف کر دینا۔ میں تمہاری یتیمی کے دوران کوئی خدمت نہ کر سکا۔ جیسے مجھے خدمت کرنی چاہیئے تھی اور اکثر اس صدمہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے۔ انہیں سلسلہ کے کاموں سے بڑی دلچسپی تھی اور بڑی خوشی سے انہیں سرانجام دیتے تھے۔ برادرم بشیر احمد صاحب قمر جب سلسلہ تبلیغ گھانا تشریف لے گئے تو ان کے لئے برابر دعائیں کرتے رہتے۔ جب بیماری زیادہ زور پکڑتی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ اے اللہ مجھے ایک بار اپنے بیٹے سے ملاقات کرا دے۔

خلافت اور سلسلہ سے ان کی گہری وابستگی تھی ہمیشہ اپنے خاندان کو تلقین کرتے کہ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرو۔ مرحوم بہت ملنسار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مہمان نواز تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیٹا محمد صدیق اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے چھوٹی لڑکی چارکوٹ مقبوضہ کشمیر میں ہی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ایم ایس اختر دارالنصر غربی ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال

کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم ہونے ہیں، نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے۔ ان میں سے بعض کام ایسے ہیں جنہیں ہم نے ابھی سے شروع کرنا ہے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اسی غرض سے قائم کیا ہے تاکہ ان مقاصد کی انجام دہی کے لئے روپیہ فراہم ہوتا رہے۔ اس فنڈ کو مضبوط بنا کر عند اللہ ماجور ہو جیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قائدین مجالس، ناظمین اطفال، سیکرٹریان ناصرات متوجہ ہوں

وقفِ جدید کا سال ختم ہو رہا ہے مگر وصولی بہت کم ہے۔ شعبہ اطفال کی طرف سے ۲۸ر ستمبر تا ۵ار اکتوبر ہفتہ وصولی وقفِ جدید منایا جا رہا ہے۔ تمام قائدین مجالس، ناظمین اطفال و سیکرٹریان ناصرات سے گزارش ہے کہ ہفتہ وصولی وقفِ جدید کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔ ۱۵ر اکتوبر تک رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ سرگودھا کا یک روزہ اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا کا یک روزہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۸/۹/۷۹ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ نیو سول لائن میں ہو رہا ہے۔ ضلع کے تمام زعماء کرام انصار اللہ بروقت مسجد احمدیہ نیو سول لائن میں پہنچ جائیں اور اپنے ساتھ تمام انصار حضرات اور غیر از جماعت احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں لانے کی پوری کوشش فرمائیں۔

اس تربیتی کلاس و اجتماع میں مرکز سے جیّد علماء کرام کے علاوہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید بھی شرکت فرمائیں گے اور لندن کانفرنس سے متعلق مناظر بھی دکھائیں گے، انشاء اللہ۔

پروگرام اجتماع تربیتی بعد از نماز جمعہ شروع ہو کر رات ۸ بجے تک رہیگا انشاء اللہ۔ کھانے کا انتظام مسجد احمدیہ نیو سول لائن میں ہی ہوگا۔

(غلام رسول ایڈیشنل ناظم ضلع مجلس انصار اللہ سرگودھا)

مشترکہ اجتماع ضلع لاڑکانہ

جماعتہائے احمدیہ، مجالس انصار اللہ و مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ کا مشترکہ سالانہ جلسہ مورخہ ۲۸-۲۹ر ستمبر ۷۹ء بمقام مسجد احمدیہ باڈہ منعقد ہو رہا ہے جس میں

۱۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۲۔ " صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۳۔ " صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۴۔ " مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی شرکت متوقع ہے۔

احباب کرام کثرت سے شرکت فرمائیں۔ (صدر جماعت احمدیہ باڈہ ضلع لاڑکانہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ

خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں مورخہ ۲۸ر ستمبر بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مرکزی نمائندے شمولیت فرما رہے ہیں۔ جملہ قائدین خدام الاحمدیہ خدام کو ساتھ لے کر وقت مقررہ پر شیخوپورہ مسجد احمدیہ پہنچ جائیں۔

(عبدالمتین عباسی قائد ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یونیورسٹی لاء کالج میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے یونیورسٹی لاء کالج میں ایف۔ ای۔ ایل (صبح اور شام کی) کلاس میں داخلہ ہو رہا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۳۰ر ستمبر ہے۔ داخلہ فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹس کی مصدقہ فوٹو سٹیٹ کاپیاں بھی منسلک کی جائیں۔

بی۔اے/ بی۔ایس سی کی سند اور رزلٹ کارڈ، میٹرک کی سند، کریکٹر سرٹیفکیٹ، والد یا سرپرست سے لاہور میں رہائش کا سرٹیفکیٹ، تین پاسپورٹ سائز فوٹو۔ (مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۷ر ستمبر) جو احمدی طلباء یہاں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

منور احمد نعیم
(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن)
کمرہ نمبر ۲۵۳۔ ہاسٹل نمبر ۲
نیو کیمپس۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ فون ۸۵۰۳۱۶

اعلانِ داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ کلاس کے علاوہ سپیشل کلاس کے لئے بھی داخلہ شروع ہے۔ فیس میں رعایت کر دی گئی ہے۔ جو لڑکیاں کام سیکھنا چاہتی ہیں تشریف لا کر مضمون سے متعلق معلومات حاصل کر سکتی ہیں۔

ڈپلومہ کے لئے داخلہ اب لیٹ فیس سے ہوگا جس کی آخری تاریخ ۳۰ر ستمبر ہے۔ تمام بچیوں سے درخواست ہے کہ اس قیمتی وقت سے فائدہ اٹھائیں۔

(ہیڈ مسٹرس۔ عابدہ رحمٰن)

ولادت

۲۸ر اگست کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بھائی مکرم عبدالاحد صاحب ظفر (حال مقیم سویڈن) کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ظفر الحق صاحب مرحوم نمبردار آف گوکھووال کا پوتا اور چوہدری حاتم علی صاحب آف سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی درازعمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بننے کی توفیق بخشے آمین۔

(عبدالرؤف ظفر نائب زعیم سیکرٹری ایریا ربوہ)

سکنی پلاٹ قابلِ فروخت

جناح ٹاؤن شپ سکیم
ایبٹ آباد میں
ایک کنال کا قطعہ فروخت کیلئے موجود ہے
خواہشمند دوست امۃ المنان قمر ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔
خط و کتابت بھی اسی پتہ پر کی جا سکتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے — آپ کا اپنا ادارہ!
بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸ — فون رہائش ۴۰۵